حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کے ساتھ اہل حدیث کو پانچواں فرقہ کہنا ظلم ہے!!

ذاکر نائک اور متعالمین کو نصیحت

از

علامہ عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ [۲۰۱۳ء]

دو روزہ دینِ رحمت کانفرنس

بتاریخ: ۲۸/ مارچ ۲۰۰۳ء

بمقام: باندرہ کرلا کمپلکس، ممبئی

تفریغ

اسعد الرحمٰن سلفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: حضرات! مسلک اہل حدیث کے سلسلے میں یہ سوال بار بار آ رہا ہے، کہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہنے کے سلسلے میں مزید وضاحتیں مطلوب ہیں۔ لہذا میں مولانا عبدالحمید رحمانی حفظہ اللہ سے پھر گزارش کروں گا کہ بہت ہی مختصر انداز میں اور با وقار اپنے علمی انداز میں مختصر طور پر کچھ روشنی ڈالیں گے!!

جواب:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اصل میں اس قسم کے بنیادی سوالات اسٹیج اور ادارے کے منتظمین کی طرف سے ہونے چاہئیں، جو لوگ ذمہ دار ہوں، اجتماعات جنہوں نے قائم کیے ہیں، جن لوگوں نے دعوت بھیجی ہے، جن لوگوں نے خطیبوں کا اور مقررین کا انتخاب کیا ہے اور ان کو موضوعات دیئے ہیں، وہ ان نزاکتوں کو سمجھ سکتے ہیں اور ان نزاکتوں پر گفتگو کر سکتے ہیں۔

اب بدقسمتی میری یہ ہے کہ مجھ جیسا بیمار، گنہگار اور مریض شخص [کو] اس قسم کے نازک موضوعات پر اور وہ بھی وقار کے ساتھ گفتگو کرنے کا حکم دیا جائے تو کہاں سے وہ وقار لائے اور کہاں سے جواب دے؟

ایک شوگر کا مریض جس کی شوگر کی نسبت پانچ سو، چھ سو تک پہنچ جائے، جو سانس کا بھی مریض ہو اور تھوڑا بہت دل کا بھی، -اللہ تعالی اِن سب چیزوں کو کفارہ سئیات بنائے- اس کے علاوہ وہ اپنے گناہوں کا خمیازہ اور جگہوں پر بھی بھگت رہا ہو اور بڑی پریشانی سے اپنے جسم کو نعش کی طرح اٹھا کر اس جلسے میں لایا ہو، وہ کہاں سے وقار کا انداز پائے گا، اللہ تعالی مجھے اور ان دوستوں کو معاف فرمائے۔

لیکن ایک بات جو مجھے خود بھی کھٹکتی تھی۔ اور جب میں نے اپنے عزیز بھائی - کیونکہ وہ مجھ سے چھوٹے ہیں- ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریر سنی، [اور] ابھی جواب سنا تو مجھے تھوڑا سا دکھ ہوا اور میں پیٹھ پیچھے دکھ کا اظہار نہیں کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ احمد دیدات کے ساتھ، اِن سے پہلے جو عیسائیت پر سب سے زیادہ گفتگو کرتے تھے، مناظرات کرتے تھے - وہ اگر زندہ ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے، ورنہ اللہ تعالی ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے- یونائیٹڈ امارات میں ہم لوگ ایک ہفتہ ساتھ تھے، تو تقریر کے بیچ میں ایک ہی جگہ ہم لوگ موجود تھے، میں نے ان سے پوچھا: کہ پوری عیسائیت کو آپ اپنے

مناظرات کے ذریعہ ڈیمولیش تو کر لیتے ہیں، لیکن ڈیمولیشن کے بعد کنسکشن کی نوبت جب آتی ہے تو آپ عیسائیوں کو کون سی دعوت دیتے ہیں؟ کیا ہے آپ کے دعوت کا عنصر؟ کس چیز پر بلاتے ہیں؟ کہا: کہ مسلمان ہو جاؤ۔

میں نے کہا: کہ کون سا اسلام؟ اسلام کی اتنی شکلیں ہیں کہ اصل اسلام کی شکل چھپ کے رہ گئی ہے، بڑے دکھ کی بات ہے۔

تو اب مشکل یہ ہوتی ہے [کہ] ہمارے وہ احباب جو شرعی علوم پورے طور پر حاصل کیے بغیر اس میدان میں آ جاتے ہیں وہ پریشانیاں اپنے لیے بھی پیدا کر لیتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی۔

مجھے یاد ہے: امام ابن الجوزی [کا] نام سنا ہوگا یہ علماء کرام نے؟ امام ابن الجوزی رحمتہ اللہ علیہ حنابلہ کے ایک امام تھے، عالم تھے، ان کی تقریریں سننے، دس دس لاکھ لوگ آتے تھے، ڈاکٹر صاحب کی تو کیرل کے ابو بکر مُسلِیار کے دس لاکھ وہ لوگ آئے جو قبر ہی پر ہر دم سجدہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی تقریر موحدین [سننے] آتے تھے، دس دس لاکھ، پندرہ پندرہ لاکھ۔ تو اختلاف ہو گیا اہل تشیع میں اور اہل سنت میں۔ سنی حضرات کہنے لگے وہ سنی ہیں، اور شیعہ بھائی کہنے لگے کہ وہ شیعہ ہیں، تو دونوں پہنچے کہ چلو ان سے پوچھا جائے جو سب سے اہم موضوع ہے: کہ ابو بکر افضل ہیں کہ علی؟ شیعہ حضرات کے نزدیک علی افضل ہیں اور اہل سنت کے نزدیک ابو بکر۔ تو پوچھا دونوں نے کہ کون افضل ہیں ابو بکر یا علی؟ تو امام ابن الجوزی نے جواب دیا: " مَنْ اِبْنَتُهُ زَوْجَتُه ". - یہ طلبہ ہنس رہے ہیں میری بات پر، اس لیے کہ اب بڑھاپا آ گیا میرا حافظہ کمزور ہو گیا- " مَنْ اِبْنَتُهُ زَوْجَتُه " اس کا ایک ترجمہ تو یہ ہے -یہ عربی گرامر بڑی ٹیڑھی گرامر ہے، اور جو لوگ عربی گرامر بھی نہ جانیں اور وہ عربی کی شرح کریں تو تکلیف ہوتی ہے- تو کہا کہ آپ کی بیٹی جس کی بیوی ہیں، شیعہ خوش ہو گئے کہ لو! حضرت علی کو فضیلت دے دی کیونکہ آپ کی بیٹی حضرت علی کی بیوی ہیں۔

اور اہل سنت خوش ہو گئے کہ جس کی بیٹی آپ کی بیوی ہیں۔ کہ یہ ابو بکر کو کہہ دیا کہ ان کی بیٹی اللہ کے رسول ﷺ کے نکاح میں ہیں۔ لہذا دونوں خوش خوش چلے گئے۔ «1»

تو بھائی!! میں آپ سے عرض کردوں حق کا یہ طریقہ نہیں ہے، ایمان داری کی بات ہے کہ اہلُ الحدیث، اہلُ السنّت والجماعہ، اہلُ الحق، ناصرُ الحدیث یہ لقب پورے طور پر اس خیرون القرون میں پڑا ہے، جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے مستند دور فرمایا ہے، جس کے بارے میں فرمایا ہے: ''**بہتر زمانہ میرا [زمانہ]** ہے، جو گیارہ ہجری میں ختم ہوا۔ **اس کے بعد صحابہ کا [زمانہ ہے]** جو ایک سو دس ہجری (۱۱۰ھ) میں ختم ہوا، **اس کے بعد تابعین کا** جو ایک سو اسی ہجری (۱۸۰ھ) میں ختم ہوا''۔

تو یہ سارے نام تمام مشکلات سے بچنے کے لیے [یعنی] اعتزال، جہمیت، قدریت، شیعیت، ارائسیت سب سے بچنے کے

«1» ((صید الخاطر لابن الجوزی: ۱۶، طبع: دار القلم دمشق، الطبعہ الثالثہ ۲۰۱۲ء، تحقیق: حسن السماحی سویدان))

لیے ان لوگوں پر پورے طور پر، [اور] جمہوری طور پر یہ نام پِنٹ ہو گیا۔

اہل الحدیث یا اہل السنۃ یا اہل الجماعۃ: تو اس لئے یہ نام کوئی نیا نہیں ہے، فرقہ کا نام نہیں ہے۔

ایک اور بات عرض کردوں اپنے دوستوں سے: اللہ تعالی جزائے خیر دے ذاکر صاحب کو! انہوں نے دہشت گردی اور جہاد کے سلسلے کی جو شرح کرنا شروع کی ہے اللہ کرے ہندوستان کی فضا اس سے مستفید ہو، جبکہ ہندوستان میں صورتحال اتنی بگڑ چکی ہے کہ اب کہانی وہی ہوگئی ہے: بکری اور بھیڑیئے کی کہ بھیڑیا پانی پینے نہر کے کنارے گیا اور بکری پی رہی تھی، تو ڈانٹا اس نے کہ تو میرا پانی جوٹھا کر رہی ہے؟ بکری نے کہا: دھارا تو آپ کی طرف سے بہہ کر میری طرف آ رہا ہے تو آپ کا جوٹھا میں پی رہی ہوں کہ میرا جوٹھا آپ پی رہے ہیں؟

تو بھیڑیے نے کہا: اور اس پر یہ بدتمیزی بھی؟ یعنی میری بات کا جواب تُو دیے رہی ہے؟ چنانچہ اس نے اٹھایا [اس کو اور] پھاڑ کے کھالیا۔

تو جواب فضا بن رہی ہے، وہ فضا بدقسمتی سے ایسے ہی ملک کی بنائی جا رہی ہے۔- اللہ تعالی رحم کرے- اور اس میں نہ تو کوئی جہاد کا صحیح مفہوم سمجھے گا، نہ دہشت گردی کا، نہ ٹریریسٹ کا۔ آپ تہجد پڑھ رہے ہوں گے تو پکڑ لے گا [اور] کہے گا: کہ تم ٹریریسٹ ہو، تم دہشت گرد ہو۔ اور ہمارے ذاکر صاحب کے دلائل دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

مگر دو باتیں مجھے البتہ کہنا تھی: ایک تو یہ کہ ہمارے عوام، ہمارے علماء اور ہم سب قصوروار ہیں، کہ جس شخص کا جو موضوع ہوتا ہے، جو سبجیکٹ ہوتا ہے اس سے اس کے علاوہ دوسرے سبجیکٹ میں سوال کرتے ہیں۔

آپ ایک محدث سے حدیث کی سند پوچھیے!

ایک فقیہ سے کسی مسئلے کے بارے میں دلیل [اور] استدلال پوچھئے!

ایک مفسر سے تفسیر پوچھئے!

اب بیچارے ذاکر صاحب اتنا بڑا کارنامہ، انگریزی میں وڈیو اور اسی طریقے سے آڈیو کے ذریعے موجودہ نئے ذہن کو اپیل کرنے کا بنا رہے ہیں، آپ اٹھا کر کے ان [سے] فقیہ [کا] بھی، محدث [کا] بھی، مفسر [کا] بھی، مجتہد [کا] بھی متکلم کا بھی سوال کریں گے تو وہ پریشان ہوں گے۔ اور ان کی جو اصل فیلڈ ہے، اس سے غافل ہو جائیں گے۔

جیسے ڈاکٹر «1» صاحب سے آپ نے پوچھا۔

طلاق کے مسائل آپ علماء سے پوچھیے!! اور ڈاکٹر صاحب سے یہ پوچھئے کہ تقابل کریں کہ طلاق کا نظام جو اسلام کا ہے وہ

«1» [نام واضح نہیں ہوسکا کہ شیخ نے عزیز بولے ہیں یا کچھ اور]۔

[صحیح ہے؟] یا عیسائیت کا جو ہے وہ، یا ہندو سماجک دھرموں کا جو ہے وہ، یا موجودہ دور کے فرانسیسی قانون کا ہے وہ، یا پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کے جو ججمنٹ یا پارلیمنٹ کی جو بلیں ہیں وہ؟ کون سا نظام زیادہ صحیح ہے اور انسانی فطرت سے قریب ہے؟ سوال کریں آپ!

لیکن آپ تین طلاق کا مسئلہ پوچھیں گے؟ نعوذ باللہ من ذلک! تین طلاق کا مسئلہ وہ بیچارے کہاں تک پڑھیں گے اور کہاں تک اپنا وقت ضائع کریں گے، اور ڈاکٹر ذاکر صاحب دوسری چیزوں میں کہاں تک اپنا وقت ضائع کریں گے۔

ان سے ان کے سبجیکٹ کا سوال کیجیے! ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب سے ان کے سبجیکٹ کا، ڈاکٹر مقتدی صاحب سے ان کے سبجیکٹ کا، مجھ جیسے طالب علم سے کوئی بات ایسی چھوٹی موٹی ہو تو آپ مجھ سے کہیں، مجھے آئے گا تو کہہ دوں گا، اور نہیں تو میرے سامنے تو سیدھے پورا فرمان ہے کہ " لا أدری " آدھا علم ہے۔ یعنی میں کہہ دوں گا مجھے معلوم نہیں، یہی ہے [علمی امانت]۔

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے چالیس مسائل پوچھے گئے چھتیس کے بارے میں انہوں نے کہہ دیا: " لا أدری " [کہ] میں نہیں جانتا۔ اور چار کے بارے میں جواب دیا۔ تو حضرت امام مالک کی جب وفات ہونے لگی تو وہ بلک بلک کر روتے تھے، ساتھیوں نے پوچھا، شاگردوں نے پوچھا: کہ پوری زندگی مدینے میں، حدیث نبوی کی خدمت میں گذار دی، آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: چالیس اجتہادی اور استنباطی مسائل پوچھے گئے تھے، میں نے چھتیس کے بارے میں تو صحیح جواب دیا کہ:" لا أدری " میں نہیں جانتا۔ چار کا جواب دے دیا تھا ڈر لگتا ہے اللہ باز پرس نہ کرلے کہ کیوں جواب دے دیا؟

تب ہم جیسے ٹُٹھ پونچیوں سے یہ سوالات کیے جائیں؟ اور ہم فوراً پٹاپٹ جو ہو جواب دیتے جائیں؟

ایک تو اس میں احتیاط ضروری ہے تاکہ ان لوگوں کا وقت ضائع نہ ہو، آپ کا وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن ہمارے علماء محنت نہیں کرنا چاہتے ہیں، ہمارے طلبہ محنت نہیں کرنا چاہے، ہمارے مدرسے میں مدرسین نہیں محنت کرتے کہ عوام کو بتائیں، کہ ایک علمی ذوق پیدا ہو، ایک تحقیقی ذوق پیدا ہو، تاکہ وہ اسی سے سوال کریں جو اس سوال کا جواب دے سکے۔

فرائض کے مسائل زید بن ثابت [رضی اللہ عنہ] سے پوچھے جاتے تھے، اور اسی طرح سے اور مسائل دوسروں سے پوچھے جاتے تھے، عبداللہ بن عباس [رضی اللہ عنہما] بیٹھ کر کے ابن ابی ربیعہ سے مسجد نبوی میں ان کے اشعار پوچھتے تھے، اس لیے کہ وہ ادیب تھے۔ تو ہر میدان کا ایک شخص ہوتا ہے۔

ایک بات تو یہ: کہ یہ بات نامناسب بھی ہے یا کم مطالعے کا نتیجہ ہے [کہ اہل حدیث ایک نیا نام ہے]۔ [جب] کہ یہ کوئی نیا نام اہل حدیث کا نہیں ہے، یہ خیر القرون کا نام ہے، بیسوں دلائل ہیں اس کے، اور یہ نام کیوں پڑا تھا؟ اس کی شرح میں نے

کی تھی، پھر ایک اور شکایت اپنے دوستوں سے ہے کہ آپ نے ذکر کیا حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی کے ساتھ اہل حدیث، گویا اہل حدیث بھی کوئی فرقہ ہے؟ اہل حدیث بھی کوئی فقہی مذہب ہے؟

میں نہیں جانتا کہ اہل حدیث کی کونسی "ہدایہ" ہے؟ میں نہیں جانتا [کہ] اہل حدیث کی کونسی فتاوی ابن عابدین ہے؟ میں نہیں جانتا [کہ] اہل حدیث کی کونسی مجموعہ شرح المہذب ہے؟ میں نہیں جانتا [کہ] اہل حدیث کی کونسی فتاوی نجدیہ ہے؟

نہیں! اہل حدیث ایک تحریک ہے۔

جب اہلِ بدعت نے ائمہ کی تجریح اور اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا شروع کیا تو اہل حدیث، علماء حدیث، علماء سنت آگے بڑھے۔ جب احناف نے یہ کہا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا یعنی شافعی، وہ امت کے لیے ابلیس سے بھی زیادہ برا ہوگا، تو ائمۂ حدیث کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام شافعی کا دفاع کیا۔ اور جب شافعیوں نے حضرت امام ابوحنیفہ پر حملہ کیا تو اہل سنت والجماعت اور اہل الحدیث نے امام ابوحنیفہ کا دفاع کیا۔ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے خلاف پورے طور پر معتزلہ کھڑے ہوئے تو ائمہ حدیث امام بخاری وغیرہ نے پورے طور پر امام احمد بن حنبل کا دفاع کیا، اسی طرح سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر جب بات آئی کہ ان کے ماننے والوں نے حدیث پر عملِ اہل مدینہ کو ترجیح دینا شروع کیا تو اہل حدیث کھڑے ہوئے، ان کا دفاع کیا۔

تو اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں، بلکہ یہ فرقہ پرستی، تفرق، تشدد اور امت میں فرقہ اندازی کی جو غلط قدریں پیدا ہوگئی تھیں ان کو ختم کرنے کے لیے یہ تحریک، یہ موومنٹ، یہ مشن وجود میں آیا اور آج بھی وہی کر رہا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے کہ زیور میں زکات ہے امام شافعی، امام احمد، امام مالک کا مسلک ہے کہ نہیں، ہم لوگوں نے حق سمجھا حضرت امام ابوحنیفہ کے مسلک کو، لہذا زیور میں زکات نکالتے ہیں، [اور] امام ابوحنیفہ کا دفاع کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ نے تین رکعات وتر بھی کہا ہے، ہمارے یہاں اہل حدیث حضرات ایک پر چرفہ دیتے ہیں، اس لیے ہم بتاتے ہیں کہ ایک بھی ہے، تین بھی، پانچ بھی، سات بھی، نو بھی، گیارہ بھی پڑھو۔ مگر تین کا صحیح طریقہ وہ ہے جو حدیث میں ہے کہ مغرب کی طرح نہ پڑھو۔

شافعی حضرات رکوع سے جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت تو رفع الیدین مان لیتے ہیں لیکن دو رکعت سے اٹھتے وقت نہیں، اس لیے ہم نے کہا یہ غلط ہے۔ دو رکعت سے اٹھتے وقت بھی حدیث سے رفع الیدین ثابت ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ابن الشحنہ الکبیر کہتے ہیں: ''کہ میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں، رفع الیدین

کرتا ہوں، آمین بالجہر کہتا ہوں، اس لیے کہ میں حنفی ہوں، اُن سے دوستوں نے پوچھا یہ کیسے؟ امام صاحب کا تو یہ مسلک ہے؟ کہا کہ: نہیں! امام صاحب کا مسلک یہ ہے کہ جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے''۔

تو اہل حدیث کا کارنامہ یہ ہے، بڑے کھلے انداز میں کہ جہاں جہاں بھی حدیث مرتی ہو، حدیث مجروح کی جاتی ہو، حدیث کو چھوڑا جاتا ہو، حدیث پر ظلم کیا جاتا ہو، چاہے شافعیہ کے یہاں، چاہے مالکیہ کے یہاں، چاہے حنفیہ کے یہاں، چاہے حنابلہ کے یہاں، چاہے ظاہریہ کے یہاں، اور جہاں جہاں عقیدہ پر بات کی جاتی ہو، چاہے مرجئہ کے یہاں، چاہے خارجیہ کے یہاں، چاہے قدریہ کے یہاں، اور چاہے اشعریہ کے یہاں، چاہے ماتریدیہ کے یہاں، جہاں بھی عقیدے پر ضرب آتی ہو تو کھڑے ہو کر کے اہل حدیث حضرات کوشش کرتے ہیں کہ حق کی حفاظت کریں، وہ حق جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اس لیے اہلُ الحدیث کے صحیح معنی ہیں: اہل القرآن والحدیث۔ لہذا اب کوئی شخص بھی اگر حنفی کے ساتھ مالکی کے ساتھ شافعی کے ساتھ، حنبلی کے ساتھ اہل حدیث کو ایک پانچویں فرقے کی حیثیت سے ذکر کرتا ہے تو وہ اس تجدیدی تحریک پر، اس اصلاحی تحریک پر، اس مشن پر ظلم کرتا ہے، اور وہ کوشش کرتا ہے کہ یہ مشن مر جائے، اس کے مشن والے شکست خوردہ ہو جائیں تاکہ سنت پورے طور پر اپنا حمایتی نہ پا سکے۔

اس لیے سخت ضرورت ہے کہ ایمانداری کے ساتھ انصاف کی بات کہی جائے، صحیح بات کہی جائے اور یہ کہ میں اہل الحدیث نہیں ہوں، اہلُ صحیح الحدیث ہوں، یہ تو دنیا کی نرالی ترکیب ہے، نہ عربی نہ اردو نہ فارسی، نا انگریزی، نا فرنچ، نہ جرمنی، اہلُ صحیح الحدیث کیا ہے؟؟۔

اہل الحدیث کے معنی ہی یہ ہیں کہ: جو حدیث صحیح ہو علماءِ اہل حدیث اسی پر عمل کرتے ہیں اور جو صحیح ہی نہ اس کو حدیث ہی نہیں مانتے ہیں، چاہے وہ موضوع ہو، چاہے ضعیف ہو، اگر کم تر درجے کا ضعف ہے تو چند حدیثیں مل کر وہ حسن ہو جاتی ہیں، یعنی مقبول ہو جاتی ہیں۔ لہذا اہل الحدیث کے یہ معنی نہیں: کہ اہلُ ضعیفِ الحدیث۔ کہ یہ ضعیف حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ نہیں! یہ طنز ہے، یہ الزام ہے اہل حدیثوں پر، جو الزام برداشت کے قابل نہیں۔ صحیح حدیث مانتے ہیں ہم، اہل حدیث ہر جگہ جہاں بحث کرتے ہیں صحیح حدیث ہی مانتے ہیں۔

جہاں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے کا ذکر ہے اور سینے پر، ناف کے نیچے [والی حدیث] چونکہ ضعیف ہے، لہذا احنابلہ اور حنفیہ کے مسلک کی انہوں نے تردید کی ہے اور سینے والی حدیث چونکہ صحیح ہے لہذا اس کی تائید کی ہے۔ " **مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ** " جس کا امام ہو تو اس کے امام کی قراءت اس کی قراءت ہے "۔

یہ موضوع «1» حدیث ہے۔ اس لیے اِس کو انہوں نے چھوڑا اور شافعی، مالک، احمد حنبل نے: " **لا صَلاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ**

«1» یہ موضوع اور [یہاں شیخ کی آواز صاف سمجھ نہیں آئی] حدیث ہے۔

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ " ((صحيح البخاري: ٧٥٦)) سے جو استدلال کیا ہے اس کو انہوں نے اپنایا، اور صحیح حدیث کی وجہ سے سورہ فاتحہ پر عمل کیا۔

رفع الیدین کی روایات کو ایک طبقۂ علم [نے] منسوخ قرار دیا جبکہ چارسو صحابہ کے تواتر سے ثابت ہے، لہذا ہم رفع الیدین کرتے ہیں، اور رفع الیدین کی دعوت دیتے ہیں، دوسرے مسائل اور جتنے ہیں: تحیۃ المسجد، اور اسی طریقے سے ایک مجلس کی تین طلاقیں اور اسی طرح سے گیارہ رکعت تراویح یہ ساری چیزیں ہم نے اس لیے لی ہیں کیونکہ صحیح حدیث پر مبنی ہیں اور ضعیف حدیثوں کو ٹھکرایا ہے۔

اس لیے میرے عزیزو اور دوستو! میرے بھائیو! مجھ سے زیادہ علم سوجھ بوجھ، تجربہ، اور معلومات رکھنے والے دوستو! بڑی مشکل سے ساری بے عملی، ساری کوتاہی، سارے انتشار، سارے تشدد، سارے اختلافات، اور ساری خرابیوں کے باوجود یہ چند لوگ بچے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ کی [اس] حدیث پاک [کے مصداق ہیں]: " بَدَأَ الإِسْلامُ غَرِيباً فَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ " ((صحيح مسلم: ١٤٦)) اسلام غربت اور اجنبیت کے عالم میں شروع ہوا ہے اور وہ عنقریب پھر اجنبی ہو جائے گا، تو مبارکباد ہو اجنبیوں کے لیے۔

چند ہی لوگ رہیں لیکن ان پر ﴿وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ﴾ [السبأ: ١٣] میرے شکر گذار بندے کم ہیں [کا اطلاق ہو] یہ رب العالمین پر شکر گذار ہیں، ان کم لوگوں کو ان کے عقیدے، ان کی فکر، ان کے منہج اور ان کے سلوک میں شبہات مت ڈالئے!!

ان کو لاکر کے اس ڈھیلے ڈھالے میدان میں نہ ڈالیے جہاں نہ یہ مسلمان رہ پائیں نہ اہل حدیث رہ پائیں، نہ سنت کی غیرت باقی رہے نہ عقیدے کی غیرت باقی رہے!!

اللہ کے لیے یہ تھوڑے رہیں [لیکن] رہیں۔ ہمیں بہت زیادہ کثرت نہیں چاہیے، یہ بہت کم رہیں [لیکن] رہیں۔

جب یہ کم تھے تو ان کے ذریعہ اسلام کو عزت ملی تھی، اور جب سے انہوں نے بھیڑ چال اکٹھا کرنا شروع کی ٹیوی سے وڈیو تک اپنے پلیٹ فارموں کو بلا کسی قید کے ہر فکر کو استعمال کرنے کی اجازت دیکر کے انہوں نے اپنے آپ کو بہت لٹالیا ہے مزید مت ان کو لٹائیے!

اس دردمندی کے ساتھ مجھے امید ہے کہ آپ مجھے معاف کریں گے، اگر میری بات میں کچھ چیزیں وقار کے خلاف ہوگئیں ہوں۔

رب العالمین ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔